Reg No 55

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

منشور محمدیؐ

توریت بیاآورد و انجیل بہ تجیل
گویان صفت و تبشیر مبرد محمد

نمبر ۷ مورخہ ۷ شہر ربیع الاول ۱۲۹؁ ہجری روز دوشنبہ جلد ۲

لا الٰہ الا اللّٰہ

مثنوی

محمدؐ رسول اللّٰہ

عد حمد خالق و نعتِ رسولؐ
لکھنؤ سے اِک شگوفہ جور کا
نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
نام رکھا شمس ہے اخبار کا
تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا
افترا بہتان و الزام قبیح
اور خصوصاً ہین جو کائے پادری
مقون کیطرح سے ہی نافہم ننگ
کرکے تحریف سخن مین ریل پیل
الامان ایسا نہ چرخ کہن
دین حق پر لیے ہین ہم ستم آ

کھلتے تقریر موحد کے ہین پھول
یعنی پرچہ پادری مسمور کا
خار کے مانند حق کی راہ مین
نور پر گرتا ہے شعلہ نار کا
کرتے ہین توہین فخر انبیا
سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح
تا نہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری
جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ
روغن سیر کو کہتے ہین پھلیل
مات بگڑی نیل کا ہی خوش نشان
ہین دل و جان سے محمدؐ پر نثار

دافعِ ظلمت ہی یہان نامِ خدا
سید الکونین ختم المرسلین
ساری نبیون سے دلِ اپنا صاف ہے
خود رو مین گو خرِ عیسیٰ ہی طاق
مذہب احمد ہے توحید احد
قال حق ہی قل ہو اللّٰہ احد
بی پدر فرزند پیدا او کند
آدم و حوا کے کب ماں باپ تھے
وہ نہ کہلائے کبھی ابنِ خدا
اِک خدا کو تین مین کرنا حلول
خوفِ خالق سے ڈرو اے مشرکو

نور منشور محمدؐ مصطفا
آخر آمد بود فخر الاولین
بد زبانی شیوۂ اجلاف ہے
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق
شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد
باپ بیٹے سے ہی اللّٰہ الصمد
طفل را در مہد گویا او کند
قدرتِ خالق سے تہی پیدا ہوے
ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا
ہی سراسر شرک و نافہمی کی بھول
اِک خدا کو تین تیرا مت کرو

مجھے یہین نہین دیتے جب تک کوئی عالم مسیحی انصاف دوست حق پسند اسکا جواب نہ لکھیگا تب تک مجھ راقم کو حیرانی اور خلجان کو فائدہ نہ پہونچیگا - فقط -

بقیہ مضمون مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی

قال - بلکہ آیت کے مضمون سے یہ بہی سمجھ سکتے ہین کہ محمد کو ایک خاص حکم دیا گیا ہے کہ لونڈیون اور عورتون سے جتنے اونکا جی چاہے نکاح مین لاوین -

اقول ایسا سمجھنا بڑی غلط فہمی ہے دو وجہ سے اول اس آیت مین اَحْلَلْنَا جو ماضی کا صیغہ اور خبر کی صورت مین ہے اس سے آیندہ کے جواز اور جتنے جی چاہے اتنے نکاح کرتے جانیکا حکم نہین نکلتا - اور ایسا ہی اون ازواج کے متعلق جو اور الفاظ مین اٰتیت اجورھن (جنکا تو مہر دیچکا ہی) مِمَّا ملکت یمینک (جنکا تیرا دست راست مالک ہو چکا ہی) مما افاء اللہ علیک (کہ جو خدا نے تجھے دلوائی ہین) یہ سب ماضی کے صیغے ہین جنسے ان مذکورات اور منکوحات کا وجود قبل اس حکم کے ثابت ہوتا ہی پس آیندہ کا جواز اور نئی لعرکا احداث سمجھنا بیجا ہے - (۱) جایز ہے کہ امراۃً مومنۃً کی تنکیر تعظیم کی وجہ سے ہو اور ظاہر ہے کہ امراۃً مومنۃً داخل ازواج متذکرہ و مندرجہ آیہ انا احللنا لک ازواجک ہے - اور اسی اجمال کی تفصیل ہے (دالعرب تذکر الاشیاء مجملۃ ثم تخصص شیئا منہا بالتسمیۃ تنبیہا علی فضل فیہ) اور (۲) ممکن ہے کہ اِنْ وھبت مین صرف اِنْ تعلیلیہ یا قد کے معنے مین ہو کیونکہ ہر جگہ اور ہمیشہ اِنْ شرطیہ ہی نہین ہوتا ہے -

دوم اسکے بعد کی آیت لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج ولو اعجبک حسنھن الا ما ملکت یمینک (یعنی تجھکو اسکے بعد عورتین نکاح کرنے حلال نہین اور نہ اونکا بدلنا جائز ہے گو تجھے پسند بہی اوین مگر وہی جو تیری ملک مین یعنے ازواج جو تحت و تصرف مین تھین) صاف اور صریح آیندہ کی ازدواج سے بلکہ اس عدد موجود مین سے بدلنے سے بہی ممانعت کرتی ہے - پس معترض کا بالکل اسکے خلاف سمجھنا سراسر کج فہمی ہے - بعض خوش فہم یہان یہہ بحث کرتے ہین کہ آیندہ کے ازواج کی ممانعت تو ہی الا ملک یمین یعنے لونڈیون کو بلا تعداد خاطر خواہ جایز قرار دیا ہے - مگر یہان پر ملک یمین سے لونڈیان مراد لینی صحیح نہین کیونکہ (۱) ظاہر ہے کہ نساء کی تحت مین لونڈیان بھی داخل ہین تو پھر ایک ہی شئ محل احکام متناقضہ اور مورد تحریم و تحلیل کیونکر ہو سکتی ہے (۲) ملک یمین سے وہی ازواج مراد ہین جنمین شرائط

سے ملک ثابت ہوتی ہے کیونکہ نکاح سے بھی نکاح سے اور نفقہ سے ملک حاصل ہوتی ہے اسلئے د بہر سے تفسیر مجمع البیان ثالثہا الا ما ملکت ایمانکم بالنکاح او بالثمن ملک استمتاع بالمہر والنفقہ الخ - جز فاسر) اور (۳) قرینہ لفظ نا ہے اسپر ایک دلیل ہے یعنی چونکہ لا یحل لک النساء من نساء کا عموماً ناجائز ہونا فرمایا تھا تو بادی الرای اور اول نظر مین اس سے ازواج موجودہ کے حرمت ہی مفہوم ہوتی تہی اس لئے اسکی تشریح اور تصریح کردی کہ (الا ما ملکت یمینک یعنی) بجز انکے جو ابھی گروہ ازواج مین شامل اور عقد نکاح مین داخل ہوچکی ہین اور سب آیندہ کو ممنوع اور انکے عوض بدلنا بھی غیر مشروع ہوگا - فقط -

بقیہ جواب شمس الاخبار نمبر ۱

شمس الاخبار پھر صاحب موصوف دین اسلام کے حق ہونے پر بڑے زور و شور اور دھوم دھام سے اس بات کو مکرر سہ کرر پیش کرتے ہین کہ مذہب اسلام مین ہزارہا اولیاء اللہ و صاحب باطن و صاحب تصرف و روشندل پیدا ہوئے اور پیدا ہوتے جاتے ہین مگر یہہ بھی محض ایک دعوی ہی دعوی ہے اور ثبوت کا نام و نشان بھی نہین -

منشور محمدی کیا مذہب اسلام مین ہزارہا اولیاء اللہ اور صاحب باطن اور صاحب کرامت اور روشندل پیدا نہین ہوے اور پیدا نہین ہوجاتے ہین کیا حضرت عطار قدس سرہ کا تذکرۃ الاولیا اور محقق نامی حضرت مولانا عبد الرحمن جامی کا تذکرہ کنج خمول مین ہے اور اوسکو تم مطالعہ نہین کئے ان مقدسون کی خبر تواتر کو پہنچ گئی ہے اسکا انکار کرنا نادانی کی داد دینا ہے اور اوسپر یہ کہنا مگر یہ بھی محض ایک دعوی ہی دعوی ہے اور ثبوت کا نام نشان بھی نہین ایسا ہے کہ کوئی شاہق جبل ہے اور ابھی آبادی کو آیا ہے اور دیکھہ انکھہ کھولا ہے اور جو جی مین آوے زبان سے کہہ رہا ہے مگر یہہ کہنا تھا کہ ہم تو اسلام کے منکر ہین مسلمانون کا حال ہمین معلوم نہین مسلمانونکا سرحد اسلام ہے اور ہمارا سرحد کفر ہمین کیا خبر تب ہم اسکا جواب ہم اور دیتے تہی شمس الاخبار صاحب ممدوح کو لازم تہا کہ پہلے اپنی نبی کی نبوت ورسالت کو ثابت کرلے جسکے ہم لوگ منتظر رہتی ہین منشور محمدی اولیاء اللہ کو لاکے بتلا دینا وہی نبی کی نبوت کو ثابت کردینا ہے وے تو بتلادئے انسانیت کی آنکھہ ہوتے تو دیکھتے اور مدرک معقولات ہوتے تو بات کو پاتے غباوت کا کیا علاج دلیل کو دیکھین مدلول کو نہ پائین تو ہم کیا کرین ع

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمہ آفتاب را چہ گناہ *

جب تمہارے عہدے مین فارقلیط سرور عالم کے مبشر ان آچکا اور کچھ انتظار نرہا پھر جو کوئی کچھ دعوی کرے سو وہ ہمارے نزدیک ثابت نہین کر سکتے ہی پس جسکے ہم لوگ منتظر رہتے ہین کہنے کا کیا مطلب اس سے معلوم ہوا کہ تمکو مذکور فارقلیط کے آنے مین کیا تردد ہے نہین تو ایسا کبھی نہ کہتے **شمس الاخبار** اور اگر ثابت کر دیتے تو پھر آگے بڑھتے **منشور محمدی** ثابت کر دے تب ہی بڑھے یعنی اولیاء اللہ کا مذکور کر دے اُس کے بعد دوسرے شغل مین مشغول ہوے **شمس الاخبار** کیونکہ جیسا درخت ویسی ڈالیان در صورتیکہ درخت کی نبوت اور رسالت ہی ابتک ثابت نہین ہوئی تو ڈالیون کی ولایت کیونکر ثابت ہو **منشور محمدی** جب تمہاری نظر مین عیسیٰ ایسے دراز اور سبز سبز ڈالیان نہ آئے اور کمال نورانیت انکی تمہاری نظر کو کند کر دی تو جڑ کس طرح نظر آویگی کیا تم صرف میر نہین پڑھے اُس مین اَلوَلِیُّ وَالوِلَایَۃُ نزدیک شدن کرکے لکھا ہے سو نہین جانے خدا کی نزدیکی کس سبب سے ہوتی ہے سو نہ جاننے کی سبب اس طور کی گفتگو کئے حالانکہ خدا کی نزدیکی توحید کے اقرار سے اور تثلیث کے انکار سے اور تحلی بالفضائل اور تخلی عن الرذائل سے اور زہد و ورع اور تقوی اور پرہیزگاری سے اور رات دن اللہ جل جلالہ کی یاد مین اور اوسکی بندگی مین مشغول رہنے سے اسمٰعیل ہزارہا باتون کے پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہی کیا یہ سب مقدمات اُن پہلون مین تھے یا نہ تھے اسکا انکار ہدایۃ کا انکار ہی پس یہ سب باتان انہین سرور عالم کی ہدایت سے آئی کہنا کیا بات ہی ہان تمہاری نزدیک ولایت جو خدا بندیکو ہوتی ہی سو وہ کسی کے بفیض ہوویگی جڑ پیڑ ڈالی وغیرہ کو ملا کر درخت کہتے ہین درخت اور ڈالی کہان کی زبان ہی معلوم نہین زبان پر ہماری حرف گیر

غزل

جناب سید ہادی علی مغفور متخلص بیخود

عیسیٰ سے بنتی ہنو بیمار مصطفےٰ ۲
یوسف کو مول لے نہ خریدار مصطفےٰ ۲
بندے تو کیا خدا ہی خریدار مصطفےٰ ۲
اللہ کیا ہے گرم ہے بازار مصطفےٰ
کرتے ہین سجدہ جانب کعبہ ہم اس لئے
ہی یہ شبیہ ابروے خمدار مصطفےٰ ۲
جنت مین مہر و مہ کی ہنونے کی ہی یہ وجہ
شمس و قمر وہان کی ہین رخسار مصطفےٰ ۲
رخ آفتاب ریش مبارک خط شعاع
ابرو کے بیت مطلع انوار مصطفےٰ ۲
بھر لون مین مجمع فیض سے دامان آرزو
قسمت سی ہاتھ آئی ہے سرکار مصطفےٰ ۲ ❊ بیخود مین کہہ خوشی سے کردن لفتعان نثار ❊ مرا اگر نصیب ہو دیدار مصطفےٰ ۲ ❊ بھی نہین - باقی آیندہ -

جادہ ایج پریس واقع مسکہ بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عجم کے چھپا

دعوت تثلیث مین رکہا ہی کیا
ہین فقط وہ اک چہوری مبتلا
حاصل دنیا کو وہ سمجہے ہین دین
دین حق سے اونکو بہرہ ہی نہین
مرغ و نان و سیم و زر ہی میز پر
سر بطامی ہو رہی ہے میز پر
عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال
ساتہ جائیگا نہ یہ مال و منال
چاہتے ہو گر نجات اخروی
دین احمد کی کرو تم پیروی
چہوڑ دو ہٹ دہرمی مسیحی بہائیو
بحث ناحق مت کرو کلمہ پڑہو

نصایح

صبح اوٹہنے کی فائدون مین اس حکیم نے چار سو دلیلین لکہی ہین اور انسان کے اوقات شبانہ روزی کو اس طور پر تقسیم کیا ہی کہ بموجب اوس قاعدہ کے کہ آدمی ہر ایک بیماری سے محفوظ رہکر دنیا و دین کی سعادت حاصل کر سکتا ہے کلمات نصیحت آمیز اوسکے بہت ہین منجملہ اونکے بطور اختصار اس مقام پر لکہی جاتی ہین اوسنے کہا ہی کہ دو چیز کے سبب آدمی اپنے دنیا کی امور کی درستی کر سکتا ہے ایک ادب ہی کہ اپنے نفس کو اوسکی عادت ڈالے ادب کے سبب جسکے پاس بیٹہیگا لوگ اوسکی صحبت کو غنیمت جانینگے دوسرے سعی و تدبیر حصول دولت مین کہ اپنی زندگانی فراغت سے بسر کرے اور اسیطرح دو باتین امور عاقبت کی درستی کیواسطے کافی ہین ایک تمیز جس سے کہ اپنی خطاؤن کو رات دن خیال کر کے توبہ و استغفار کرتا ہے دوسرے قناعت جسکے سبب جملہ حرص و ہوا سے دور ہے و نیت کی تزکیہ نفس ہے اور زندگانی لطف بیفکری سے ہی حق کو دوست رکہنا اور اسکی حاجت روائی کرنا اور اونکی امداد کرتے رہنا باعث نیکنامی و اقبال کا کام ہے راہ راست دکہانا اور آدمی کو راہ کج سے بچانا اگر ایسا نکرے تو اس شخص کو صاحب عقل نہ کہنا چاہئے بہترین انسان وہ ہے کہ سوال کرنیسے پہلے کیا جائے اور اوسکا خیال دلین نہ آئے عقل آئینہ ہی کہ جس مین ہر ایک کام کی خوبی اور برائی معلوم ہو جاتی ہے کیسا ہی دشمن ہو مگر سلوک کرنے سے دب جاتا ہی علم و ادب باعث سعادت ہی اور حلم و تواضع سبب قدر و منزلت جو شخص آدمیون کا عیب بین اور اونپر طعنہ زن رہتا ہے اوسکی زندگی ہمیشہ کدورت اور بیلطفی سے بسر ہوتی ہے مکانات کا صفا رکہنا بیماریون کو دور کرتا ہے کم کہانے سے دلین نور پیدا ہوتا ہے۔

دس آدمی دنیا مین ہمیشہ خوشحال رہتے ہین ایک بادشاہ عادل دوسرا عالم باعمل تیسرا مرد متوکل چوتہا مرد مجرد پانچوان وہ شخص جو تہوڑی نعمت پر زیادہ شکر کرے چہٹا کیمیاگر ساتوان جو مال و زر کو عزیز رکہے آٹہوان جو کسیکا دشمن نہو نوان جو کسی کی تابعداری مین نہو دسوان وہ شخص جو خداوند تعالی کو ہر فعل کا فاعل حقیقی سمجہے ایک شخص نے اس حکیم سے اگر سوال کیا کہ دنیا مین آدمی کیواسطے مال بہتر ہے یا اولاد اوس نے جواب دیا کہ اولاد مال سے بہتر ہے بشرطیکہ صالح ہو اور مال وہ بہتر ہے کہ جس سے دوسرون کو نفع پہونچے مگر ہمہ حال ان چیزین خدا کی یاد سے غافل کرنیوالی ہین عقلمند وہ ہے کہ مال و اولاد کے اہتمام کے سبب

خدا کی یاد سے غافل ہنو خلق اللہ کے ساتھ خلق و مروت سے پیش آنا اپنی عزت کا بڑھانا ہی مفلس کو چاہیے کہ تونگریکا منتظر رہے اور تونگر کو مناسب ہے کہ اپنی دولت پر مغرور ہنو اور بخت پر اعتماد نکرے بقول حافظ رحمۃ اللہ علیہ

برنج و راحتِ دوران بجانِ دل مشو خرم ؛
کہ آئینِ جہان گاہی چنین گاہی چنان باشد ؛

دبدبۂ سکندری

مراسلہ

بخدمت جناب صاحب اخبار منشور محمدی و جاسم الاخبار دام الطافکم

بعد سلام نیاز آنکہ مضمون مرقومۂ ذیل ارسال خدمت ہے ازراہ عنایت درج اخبار فرمائی - وہو ہذا -

اندنون مین نے دہلی مین جناب امام اہل فن مناظرہ و اہل کتاب سید محمد ابوالمنصور صاحب کا ایک وعظ سُنا جسمین جناب ممدوح کچھہ فارقلیط کا بیان فرمارہے تھے خلقت کا اژدہام تھا ہمہ تن گوش ہر خاص و عام تھا خلاصہ اُس بیان کا یہہ ہے کہ قرآن مجید مین جو حقتعالی نے حضرت عیسیٰ کا قول یاتی من بعد اسمہ احمد فرمایا جسکا مطلب یہہ کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ آتا ہے میرے پیچھے اُسکا نام احمد ہے انتہی اور یہہ مضمون انجیل یوحنا مین موجود ہے چونکہ وہ انجیل یونانی زبان مین ہی اور یونانی مین لفظ احمد کیجگہہ لفظ پاراقلیت ہی اور معرب اوسکا فارقلیط جسکا ترجمہ احمد ہوا اور چونکہ یہہ آیت قرآن مین بھی مرقوم ہوئی تو احمد انھین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیشین گوئی ہے اگر یہہ اسطرح ثابت ہو کہ نصاریٰ کو بھی کچھہ جگہہ تاویل یا انکار کی باقی نرہے تو اسلام کی فضیلت کے اقرار سے روی زمین کو کسی اہل انصاف کو بہر چارہ نہو کیونکہ علمای نصاریٰ فارقلیط کی بابت صرف دو ہی عذر رکھتے ہین ایک یہہ کہ اس یونانی لفظ کو پاراقلیت نہین بلکہ پاراقلت ٹھہراتے ہین جسکا معرب فارقلیط نہین ہوسکتا پس جناب امام اہل فن مناظرہ اہلکتاب نے دو عربی ترجمون انجیل مطبوعہ لندن کی عبارت پڑھکر سُنادی کہ وہان لکھا ہے فیعطیکم فارقلیط الخ جس سے ثابت ہوا کہ یونانی مین وہی لفظ ہے جسکا ترجمہ فارقلیط ہی اور یہہ دونون ترجمے مطبوعہ اس شہر مین بھی بعضون کے پاس موجود ہین - دوسرا عذر نصرانی عالمون کو یہہ ہے کہ فارقلیط سے مراد روح القدس ہی جو دس دن بعد عروج حضرت عیسیٰ حواریون پر نازل ہوا تھا اور اسکے سوا پھر اس پیشین گوئی کی بابت کوئی اور تاویل مطلق نہین ہے جناب امام اہل فن مناظرہ اہلکتاب نے فرمایا کہ قریب ڈیڑھ سو برس بعد عروج حضرت عیسیٰ کے ایک بڑے عیسائی عالم مونٹانس نے پیغمبریکا دعوی کیا تھا اور کہا کہ مین فارقلیط ہون جسکے ظہور کا انتظار ہے بعد حضرت عیسیٰ کے دوسری بار آنیسے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لئے بہتیرے دیندار مسیحی کررہے تھے - اور بیشک بہتیرے اون ملکونمین اوسکے پیرو ہوگئے - انتہی - یہ سب باتین جناب ممدوح نے عیسائی مذہب کی دو معتبر دینی کتابون سے بیان کین اور فرمایا کہ اگر فارقلیط سے مراد روح القدس

ہوتی تو موناٹس انسان ہو کر ایسا دعوی کبھی نکرتا اور اگر اوس نے ایسا کیا تھا تو اور لوگ اوسکی پیرو ہرگز نہوتے اور عیسائی علما تو لکہتے ہین کہ بہتیرے دیندار اوسکے بعد فارقلیط کے ظہور کا انتظار کر رہے تہے اس سے ظاہر ہے کہ نصرف عام لوگ بلکہ خاص اور انجیل کا مطلب سمجھنے والے اوسکا انتظار کر رہے تہے پس اگر روح القدس سے مراد ہوتی جو کہ دس دن بعد عروج حضرت عیسیٰ کے حواریون پر نازل ہوا تھا تو دیندار مسیحی اوس کے ڈیڑہ سو برس بعد یہہ کسکا انتظار کر رہے تہے اور یہہ جو عیسائی علمانے لکہا ہے کہ الہام ربانی کے تکملہ کے لئے اوسکا انتظار مسیحی دیندار کر رہے تہے پس یہہ الہام ربانی کا تکملہ قران نازل ہونے کے بعد ہوا کہ اوس کے بعد وحی اور الہام منقطع ہوگیا - واضح ہو کہ چہہ سو برس بعد حضرت عیسیٰ کے حضرت نبی الاسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تہے اور موناٹس نے پیغمبری اور فارقلیط ہونیکا دعوی حضرت عیسیٰ سے ڈیڑہ سو برس کیا تھا کہ اوسوقت کے لوگ فارقلیط کے ظہور کا انتظار کر رہے تہے پس کسی نے کہا کہ جسکے تم منتظر ہو اور جسکے آنے کی حضرت عیسیٰ نے خبر دی تہی مین وہی ہون اور اسی سبب سے بہتیرے عیسائی لوگ اوس کے پیرو ہوگئے لیکن چونکہ وہ جہوٹا فارقلیط تھا خدا نے اوسکی امت کو جلد نیست و نابود کر دیا یہانتک کہ سچے فارقلیط یعنی حضرت پیغمبر اسلام صلعم نے ظہور فرمایا اس سچے فارقلیط کی نسبت عیسائی علماء کہتے ہین کہ فارقلیط سے مراد روح القدس ہے اور یہی اونکا خاص اور بڑا عذر رہتا جو کہ موناٹس کے حال سے رفع ہوگیا اور ثابت ہوا کہ فارقلیط سے مراد کوئی شخص روح نہین مگر انسان مراد ہے اور جبکہ موناٹس کا دعوی کسیطرح سچا نہ تہا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سچے فارقلیط ہین اور باقی مین بعد اسکے اسمین مین اب کسیکو کچہہ کلام باقی نرہا -

یہہ سارا بیان سنکر سب مذہبون کے ذی علم سامعین نے دل سے اقرار کیا کہ واقعی جسکی بحث قریب تیرہ ۱۳ سو برس سے چلے آتی تہی آج اسکا کامل طور پر فیصلہ ہوگیا یہہ حصہ خاص جناب امام اہل فن مناظرہ اہلکتاب کا خدا کیطرف سے تہا کہ کسی دوسرے کو مطلق اوسمین شراکت نہین ہے جناب ممدوح نے اور بہی بہت سے عیسائی فرقون کا ذکر فرمایا جو حضرت عیسیٰ کی مصلوب ہونے اور عدم الوہیت وغیرہ کا عقیدہ رکھتے تہے مگر مین نے اسوقت اسی پر اکتفا کیا اور بتوقع ثواب یہہ مضمون خدمت عالی مین بہیجتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اور اور اہل مطابع بہی جو خدا اور رسول سے محبت رکھتے ہین اپنے اخبارون مین اسے درج فرمائین تاکہ دیکہین علماء اہل کتاب کو اب اسکے بعد کیا عذر باقی ہے - فقط -

راقم سید عبد الکریم اکبر آبادی

مضمون مصنفہ جناب فاضل اجل عالم کامل مولوی محمد رکن الدین صاحب مکمل سلمہ اللہ تعالی

عیسائیون کی نجات کا طریقہ - اسمین عیسائیون کا

عقیدہ واسطے یہہ ہے کہ جب انسان خطا اور زنا و بہتان کرنے لگے تو باپ نے چاہا کہ جہان کو فنا کر دیوے بیٹے نے منع کی کہ قیامت مین جا کر اون کے گناہون کی عوض کفارہ ہوتا ہون میری خون کے عوض انکو معاف کر تب مسیح جو دوسرا اقنوم خدا کا تہا مریم کے پیٹ مین آکر بطور معلوم پیدا ہوا تیس سال کی عمر مین اوسنے یحیی نبی سے اصطباغ پایا تب اوس کے سر پر روح القدس کبوتر کی شکل اوترا جب یحیی قید بادشاہ مین مر گیا تو مسیح نے وعظ ونصیحت شروع کی بعد چند سال کے ایک رات پہاڑ پر جا کے موت سے بچنے کی دعا مانگی صبح کو یہودیون نے معرفت یہودا حواری کے گرفتار کر کے قید کیا پھر بحکم بادشاہ اوسکو صلیب پر چڑہایا وہین پر چلا چلا کے مر گیا چونکہ سب کے گناہ اوس نے اوٹھا لئے تھے اس واسطے تین دن رات ہاویہ دوزخ مین سزا پائی پھر نکل آیا اور تیسرے دن قبر سے اوٹھکر چند آدمیون کو نظر آکے آسمان پر چڑہ گیا اب تک خدا کی دہنے بازو پر بیٹھا ہے پھر ایکدفعہ جہان مین اوتر کر سبکو تعلیم دیویگا اوس زمانہ کا نام صلح موعود ہوگا - اب جو کوئی اوس کے خون پر ایمان لاوے اوسکو نجات ہے سوای اوس کے کوئی انسان اور کسی طریقہ سے نجات نہین پا سکتا کیونکہ سب کی سب گناہگار ہین ایک بہی پاک صاف نہین اور عبادت یا نیکی کے ذریعہ سے بہی کسی کی نجات نہین - پادریون نے اس عقیدے کے پختہ کرنیکو ایک دلیل بنائی ہے جسکو

مسلمہ

اپنے ہم مین سب دلایل سے فوق سمجھتے ہین وہ یہہ ہے کہ خدا تعالی رحیم بہی ہے اور عادل بہی ہے اگر صرف رحمت سے سبکے گناہ بخشدیوے تو عدل اوسکا پورا نہین ہوتا اگر عدل کر کے گناہون کی سزا دیوے تو کوئی بیگناہ نہین سب کے سب جہنم مین جاوین اس واسطے اوسنے رحمت سے اپنے بیٹے کو بہیجا کہ وہ کفارہ ہووے اور اوس کے بیٹے نے سبکے گناہ اپنے سر اوپر اوٹھا لئے تب خدا نے تین دن رات اوسکو ہاویہ دوزخ مین سزا دیدی اسواسطے عدل بہی پورا ہوگیا - پادریون نے تو اس دلیل سے رحم اور عدل دونو قایم کئے مگر جب دانا آدمی غور کر کے دیکہے تو نہ رحم رہا نہ عدل بلکہ اس تدبیر مین سراسر ظلم اور بے انصافی ہوی کیونکہ بموجب اونہین کی عقیدہ کی مسیح نے ساری عمر کوئی گناہ نہین کیا پس ہزارہا گناہگارون کی عوض ایک بے گناہ کو سزا دینے مین ظلم ہے - اگر زید چوری او خون اور زنا کرے اور حاکم وقت اوسکے بدلی مسمی عمرو کو جس نے ساری عمر کوئی گناہ نہین کیا پہانسی دیدیوے تو اوس حاکم کو عادل نہین کہا جاتا بلکہ سخت جاہل اور ظالم کہا جائیگا -

پادری لوگ یہہ توجیہہ لاتے ہین کہ مسیح سبکا ضامن ہوگیا - ضامن سے مواخذہ کرنا اور اوسکو سزا دینی جائز ہے - غور کرنے سے یہہ توجیہہ بالکل لغو معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب اون کی اعتقاد مین مسیح اور خدا ایک ہین تو اپنی ضمانت آپ یعنی محض فضول ہے - اور بموجب رسم

جہان کے ضامن دو طرح کے ہوتے ہین ایک مال ضامن دوسرا حاضری ضامن مال ضامن سے اگر اصل مدیون نادار اور لاچار ہو جاوے تو قرضہ مدیون کا معاملات دادستد مین لیا جاتا ہی تاکہ پھر اصل مدیون سے اوسکو دلایا جاوے اور حاضری ضامن صرف مجرم کو حاضر کر دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جرایم اور خیانات مین اصل مجرم کی سزا ضامن کو نہین ہو سکتی ہے اگر اصل مجرم ضامن کی غفلت یا اوس کے فریب سے بھاگ جاوے تب ضامن کو اوس غفلت یا فریب یا خلاف وعدگی کی سزا ملتی ہے۔ علاوہ برین دونو قسم ضمانت کا مدار اسبات پر ہے کہ جب اصلی مدیون یا مجرم روپوش ہو جاوے تو اون سے مواخذہ کیا جاوے خداوند تعالی سے نکوئی بھاگ سکتا ہے نہ کوئی روپوش ہو سکتا ہی اوسکو ضامنی کی ضرورت نہین ضامن اوسکو نہین کہتے کہ کسی چور یا خونی کو سزا ملنے کیوقت یہہ کہے کہ اسکی عوض مجھے سزا ملجاوے ایسا آدمی مفسدہ اور خلل انداز انتظام کا گنا جاتا ہے۔ اور جو حاکم بعوض مجرم کے اوسکو سزا دیوے وہ طریقہ عدالت سے جاہل اور محض ظالم ہوتا ہے کیونکہ جرایم مین مجرمکو سزا اس واسطے دیجاتی ہے کہ وہ اپنے کردار بد کا کیفر اور پاداش پاوے تاکہ اوسکو نصیحت اور دوسرے لوگون کو عبرت حاصل ہووے جب اصل مجرم کو چھوڑ کر دوسرے کو سزا دیجاوے تو سزا سے کچھہ فایدہ نہین نکلتا بلکہ ایسی قاعدہ سے چور اور زانی اور خونی کو دلیر کرنا ہوتا ہے بھلا جب اونکے دلون مین یقین ہو گیا کہ ہمارے جرایم کی سزا دوسرے کو ملیگی ہم الگ رہینگے تو اون کو کیا خوف رہیگا اور دوسرے لوگون کو کیا عبرت ہوگی اور بموجب عقیدہ عیسائیونکی جب لوگون نے یہہ خیال کیا کہ کوئی انسان گناہ سے نہین بچ سکتا اوسکی گناہون کے سزا مسیح کو مل چکی ہے تو کھلے دل سب کرینگے پس سزا کا ٹھیرانا ایک لڑکون کا کھیل ہوا۔ عدل کی جگہہ ظلم اور رحم کی جگہہ قہر ہوگیا۔ پھر دیکھو بیبل مین لکھا ہی کہ ایک گناہ کی سزا ابد تک جہنم ہے مسیح نے ساری جہان کے لاکھون کروڑون بلکہ بیشمار گناہ اوٹھائے تو اوسکو صرف تین دن رات ہاویہ جہنم مین بھیجکر خدا نے نکال لیا حساب کی رو سے اوسکو بیشمار گناہون کی سزا ابدی جہنم سے علاوہ کچھہ اور بھی چاہیے تھی اسمین خدا کی بے انصافی اور اپنے بیٹے کی طرفداری پائی جاتی ہے کہ اور لوگون کیواسطے ایک گناہ کی سزا ابد تک جہنم ٹھیرائی اور اپنے بیٹے کو بیشمار گناہون کی عوض صرف تین دن رات دوزخ مین رکھکر نکال لیا اور اپنے دہنے بازو پر بٹھلا لیا۔ سبحان اللہ خدا کا انصاف ایسا ہی چاہیے جسمین طرفداری اور ظلم ہو ایسا ظالم خدائی کے لائق نہین ہو سکتا۔ اور دیکھیے کہ مسیح کو ایک سزا معین اور محدود اپنے عہد مین مل چکی حالانکہ جبتک جہان قایم رہیگا لوگون سے گناہ

ہوتے رہینگی جس چیز کا ابھی وجود ہی نہین تہا اوسکی سزا پہلے ہی کسطرح محدود ہوگئی - مکاشفات یوحنا مین لکہا ہے کہ قیامت کو جب مُردے اُٹھینگے اعمال کی کتابین کہولی جاوینگی اور حساب کتاب ہوکر سبکو سزا ملیگی یہہ عجب انصاف ہی کہ اور لوگون کے گناہ شمار ہوکر پیچہے سے سزا ملیگی اور مسیح کے خون پر ایمان لانے والون کے گناہ بغیر حساب اور شمار کے بلکہ بدون وجود مین آنے پہلے ہی معاف ہوگئے جن لوگون کے گناہ ابھی پیدا نہین ہوئے تھے وہ مسیح نے کسطرح اوٹہا لئے اور انکی سزا خدا تعالی نے پہلے کسطرح دیدی پہر جسحالت مین باپ بیٹا روح القدس تینون ایک خدا ہین تو جب بیٹا تین دن رات ہاویہ دوزخ مین گناہون کی سزا پاتا رہا اور عذاب مین مبتلا رہا تو باپ اور روح القدس بہی اوسکے ساتھہ ہاویہ مین مبتلای عذاب رہے ہونگے اس صورت مین تین دن رات جہان کی خدائی کون کرتا رہا ہوگا چاہیئے تھا کہ جہان کا انتظام بگڑ جاتا اور تین دن رات مین اندہیر پڑ جاتا - اگر کہا جاوی کہ صرف عبودیت مسیح کی جہنم مین گئی الوہیت نہین گئی تو پہر مسیح کی کیا خصوصیت ہی اسیطرح خداوند تعالے گناہون کی عوض ہر ایک شخص کو تہوڑی تہوڑی سزا دیکر جہنم سے نکال سکتا ہی جسمین عدل بہی پورا ہوجاوے اور رحم بہی ہوسکے اور کسی طرح کا ظلم بہی عاید نہو - ایک گناہ کی سزا ابد تک جہنم جو بیل مین لکہا ہے کہ مسیح کے تین دن رات رہنے سے جہوٹا ہوگیا اسیطرح اور وعدون کی نسبت اوسکو جہوٹی تہدید کہہ سکتے ہین مگر افسوس کہ خدا اپنے کلام مین لکہی کچہہ اور عمل کرے کچہہ - فقط

باقی آئندہ

کلیسائی مسیح

ای میرے پیارے بہائی نئے عیسائی تیری خاطر اور آگاہی کے لئے یہہ فقیر مرزا موحد تواریخ جہان سے کلیسائی مسیح کا حال تحریر کرتا ہے تاکہ تجہیز مذہب عیسائی کی قلعی کہلجائی - واضح ہو کہ مذہب عیسوی کے امام جو بنام پاپا اور بشپ معروف و مشہور ہین اونہون نے گرجون مین عجائب و غرایب طرح کی زیارتین اور تبرکات رکہہ چہوڑی تہے - چنانچہ وٹم برگ کے گرجے مین حضرت نوح کی کشتی کا ٹکڑا تبرک گار رکہا ہوا تہا - اور وہ تین جوان جو نبوکدنظر بادشاہ کے حکم سے آگ مین ڈالے گئے تہے اوس مٹی کی راکہہ اور کرسٹوفر بزرگ کی ریش مبارک کے بال تہے - علاوہ اسکے ۱۹ ہزار تبرک اور تہی علی ہذا القیاس ایک اور گرجے مین ایک دستانہ تہا کہ جسمین حضرت یوسف کا دم پہونکا ہوا تہا اسکے یہہ معنی ہین کہ جسوقت حضرت موصوف جہان سے رحلت فرمانے لگے تو ایک شخص نے اوس دستانہ مین جو بالفعل تبرک سمجہا گیا ہے اسمین دم واپسین آنکالے لیا تہا اس لئے یہہ دستانہ تبرک ہوگیا وٹم برگ شہر مین ایک تبرک فروش کے سر پر ایک پر کلغی کے مانند رکہا رہتا تہا وہ اس پر کا یہہ فخر کرتا تہا

کہ یہ حضرت میکائیل فرشتہ کا پر ہے الغرض ان تبرکون کی نہایت تعظیم و تکریم ہوتی تہی حالت بیماری و مصیبت مین انہین چومتی اور آنکہون سے لگاتے بلکہ بیشمار انکی آگے منتین کیا کرتے تہے اور روزانہ انکی پرستش ہوتی تہی - حضرت پادریون کا حال کچہ نہ پوچہئے ان حضرتون کی واہیات مجالس مین جانا اختیار کیا اور انکی عبادت خانی چکلون بہٹیار خانون سے کچہ کم نہ تہی یہہ شعر انکی حسب حال ہے -

زجام عشق سرمستم دو عالم رفت از دستم - بجز رندی و قلاشی نباشد ہیچ سامانم -

شادی کی پادریون مین سخت ممانعت تہی وہ پوشیدہ عورتین غیر منکوحہ گہرون مین ڈالکر کہرل کیا کرتے تہے یعنی فعل شنیع کے مرتکب ہوتے تہے - اگر کوئی پادری کسی عورت کو بدفعلی کے واسطے اپنی یہان رکہنا چاہی تو اوسکا یہ دستور تہا کہ وہ بشپ کو فیس دیکر بلا وسواس رکہی چنانچہ جرمنی کے ایک بشپ نے ایک سال مین ۱۱ ہزار پادریون کی درخواستین عورات رکہنے کے باب مین منظور فرمائین اور اپنی ٹیکس کا محصول ادن سے ادا کر لیا - بشپون کا بہی یہی حال تہا کہ وہ ہمیشہ فسق و فجور اور جنگ و جدل مین سرگرم رہتے تہے - اور اوس وقت کی پوپ بہی عیاشی و رندی کے استاد تہے اونکی مجلسون مین مے خوری و بدمستی کے سوا اور کوئی شغل نہ تہا

الغرض ایک پوپ نامی راڈریگو باگیا کا یہ حال تہا کہ اوسکی پاس ایک عورت غیر منکوحہ مسماۃ روز تہی جسکے بطن سے پانچ لڑکے اوسکی پیدا ہوے جن دنون وہ ایسی ایسی حرکتین ناملایم کرتا تہا اپنی عیاری کے باعث رشوت دیکر پوپ بن گیا اور اپنا لقب سکندر چہارم رکہا اس عہدہ پر ممتاز ہوتے ہی اوسینے اپنے بیٹے یعنی خلف الرشید قیصر کو جو نہایت بدمعاش و اخوان الشیاطین تہا اوسی لین شیا کا بشپ مقرر کر دیا اسکا یہہ حال تہا کہ خون برملا اور عیاشی علانیہ کیا کرتا بلکہ بہنوی کو اپنے والد شریف کی اجازت سے قتل کرکے اوسکی ریاست پر خود قابض ہو گیا تہا - اسکے موت اسطرح سے ہوئی کہ اسکے باپ نی کسی بشپ کی ہلاک کرنے کی واسطے ضیافت کی اور ایک قاب مین زہر ہلاہل مخلوط کر دیا چنانچہ یہہ ماجرا اوس بشپ کو معلوم ہو گیا اوسنے حکمت عملی سے وہ طعام زہر آلودہ بدستور امانۃً اوسکی بیٹے قیصر کے حضور بہجوا دیا وہ حریص کہاتے ہی مر گیا - اوسکی وفات کی بعد روم اوس کے ظلم و ستم سے چہوٹ گیا اوس زمانہ مین جسقدر بدعت اور اس دینداری کا زور و شور تہا اوس قدر پادری لوگ اپنی فخر پر نازان تہے اور ایسے ایسے ڈکار مارتے تہے کہ برسون ہوگئے مین ہمنے کتاب مقدس کو چہوا بہی نہین ہے قول موحد کیون چہونا ہے اوسکی حاجت کیا تہی برگزیدہ

تو ہوے بلکہ ذن نلنا شپ کہا کرتا تہا کہ ہمنے تو کبہی یونانی و عبرانی حرفون کو دیکہا بہی نہین ہے اور اونکے مریدون مین سے کسی کا مقولہ ہے کہ عہد نامہ جدید یعنی انجیل ایک کتاب ہی جو سانیون اور کانشون سے ملو ہے یونانی زبان تو ایک نئی ساخت ہے اور عبرانی زبان کے سیکہنے والا تو بالکل یہودیون کی طرح کافر ہوجاتا ہی۔ ایک اور پادری ٹامس لینیر کا حال سنئے کہ اوس نے انجیل کو مدت سے نہین دیکہا تہا ۱۸۶۸ء مین جب وہ قریب المرگ ہوا تو اوس نے انجیل کو طلب کیا اور کہولا۔ یکایک اوسکی نظر اس ورس پر پڑی کہ مین تمسے کہتا ہون کہ قسم بالکل مت کہاؤ۔ اسی دیکہتے ہی وہ جہنجلایا اور تلملایا اور وہین انجیل کو دور پہینک دیا اور قسم کہا کر کہا کہ یا تو یہہ کتاب مقدس نہین ہے یا ہم عیسائی نہین۔ جای غور ہے جب امامون اور پادریون کا یہ حال ہوا اور اونکی مریدون کا کیا ٹہکانہ ہے۔ یہہ داستان اور کلیسای مسیح کا حال اس لئے قلمبند کیا جاتا ہے کہ اکثر شمس الاخبار کے معاون اور مذاہب کے اولیا اور انبیا اور امامون کا حال لکہا کرتے ہین اب ہمکو یقین واثق ہے کہ وہ اپنے امامون کا حال سنکر نہایت جی ہی جی مین خوش ہون گے انشاء اللہ تعالی اونکی طبع خاطر اور خوشنودی مزاج عالی کے لئے ایسے مضامین فرحت فزا اسمعہ لب بکلہ دلکشا تحریر ہوتے رہین گے فقط ۔ راقم میرزا موحد ۔

جواب الجواب

اس فقیر مرزا موحد محقق نے جو ایک سوال جواب طلب نسبت رجب علی پادری لکہنوی بجواد گزٹ [illegible] پنجاب صبح اخبارات کرایا ہے تعلق اوس سوال کا خاص شریعت مسیحی اور ضوابط اور شرایط دستور العمل مشن سے ہی کہ جو شخص باین صفت موصوف ہو جیسے تعریف بنام نامی گرامی رجب علی موصوف درج گزٹ ہے ایسی صفت کا آدمی شرایط مندرجہ مشن کی رو سے پادری ہو سکتا ہے یا نہین اہل مشن مین سے تو کسی خادم مسیح نے اوسکا جواب ابتک کچہ نہین بلکہ ہان جناب امام اہل فن مناظرہ اہلکتاب سید محمد ابو المنصور صاحب آپ نے جو بعنوان علم باطنی رجب علی کی پادری ہونیکی جواز مین دلایل پر فضایل مع نکات باریک علمی بطور جواب ارقام فرمائے ہین اونکی بیان کی رو سے فقط باطنی منصب کا تو پتا لگ گیا ہی اور مین مولوی صاحب کی علم و ادراک کا مقر اور معترف ہون لیکن جواب اونکا احکام ظاہری کی مقابلہ مین بقول حضرت غالب مرحوم ایسا ہے کہ ؎ بختم ندیم لیک ندیمی کہ چون ازو پرسم ز آسمان خبر از ریسمان دہد حضرت سلامت اس جواب سے باطنی مدارج کی بابت تو تسلی ہوگئی مگر اطمینان ظاہری کو گیا کرون کہ وہ